# ”حیدرآباد میں اُردو تحقیق 1980ء سے تا حال“

## MINOR RESEARCH PROJECT

**Submitted to**

## UNIVERSITY GRANTS COMMISSION

**PRINCIPAL INVESTIGATOR**

ڈاکٹر اطہر سلطانہ

اسوسی ایٹ پروفیسر صدر شعبۂ اُردو و ڈائرکٹر سنٹر فار ڈسٹنس ایجوکیشن

فون نمبر:9849098054

تلنگانہ یونیورسٹی' نظام آباد-503322(اے پی)

**CO-INVESTIGATOR**

ڈاکٹر محمد موسیٰ قریشی

اسسٹنٹ پروفیسر شعبۂ اُردو و چیرمن بورڈ آف اسٹڈیز

تلنگانہ یونیورسٹی' نظام آباد-503322(اے پی)

☆☆☆

# Urdu Research in Hyderabad 1980 to till date

## MINOR RESEARCH PROJECT

**Submitted to**

## UNIVERSITY GRANTS COMMISSION


**PRINCIPAL INVESTIGATOR**

**Dr. Athar Sultana**

Associate Professor
&
Head, Dept. of Urdu
Director, centre for Distance Education
Mobile No: 9849098054
**Telangana University**
Nizamabad-503322-(A.P)

**CO-INVESTIGATOR**

**Dr. Mohd. Moosa Qureshi**

Assistant Professor
&
Chairman Board of studies
Dept.of Urdu
**Telangana University**
Nizambad-503322(A.P)

# فہرست


| سلسلہ نشان | ابواب کے نام | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | ابتدائیہ | 3-8 |
| 1 | حیدرآباد کا سیاسی، سماجی، ثقافتی اور ادبی پس منظر | 9-17 |
| 2 | اُردو ادب کے بدلتے رجحانات | 18-24 |
| 3 | حیدرآباد میں اُردو تحقیق | 25-31 |
| 4 | حیدرآباد کے تحقیقی انجمنیں و ادارے | 32-50 |
| 5 | ادبی تحقیق کے فروغ میں رسائل کا حصہ | 51-67 |
| 6 | حیدرآباد کی جامعات کے شعبۂ اُردو میں تحقیق | 68-98 |
| 7 | حیدرآباد کے اہم محققین | 99-123 |
| 8 | اختتامیہ | 124-125 |
| 9 | کتابیات | 126-133 |


☆☆☆

# اختتامیہ

جہاں ادبی تاریخیں مرتب ہوئیں وہیں ادبی شخصیتوں کو بھی موضوعِ تحقیق بنایا گیا۔ حیدرآباد کے محققین نے بے شمار ادبی شخصیتوں کو پردۂ گمنامی سے نکالا اور انہیں ادب میں ہمیشہ کے لئے زندہ جاوید بنا ڈالا۔ حیدرآباد میں ابتداء ہی سے صوفیائے اکرام اور شعراء وادیبوں نے علمی وادبی خدمات کی ایک نظیر قائم کی تھی۔ لیکن گردشِ وقت نے ان ہستیوں کے نقش کو دھندلا کر رکھ دیا تھا۔

حیدرآباد کے محققین نے پردۂ خفا میں چھپے ادیبوں، شاعروں اور صوفیائے اکرام کو پھر سے نئی زندگی عطا کی۔ اور ان کے کارناموں کو منظرِ عام پر لا کر ادب میں ان کا مقام متعین کیا۔

حیدرآباد میں خصوصیت سے دکنی تخلیقات اور دکنی تخلیق کاروں کی تحقیق پر زیادہ توجہ دی گئی۔ اس کی وجہ یہ بھی تھی کہ صدیوں کا دکن کا وہ قیمتی ادبی سرمایہ عرصہ سے نظروں سے اوجھل ہو گیا تھا۔ اور تاریخ نے دکن کے عظیم دبستانوں کو فراموش کر کے صرف شمالی ہند کی ادبی کاوشوں کو منظرِ عام پر لایا تھا۔

حیدرآباد کے محققین نے صرف کلاسیکی شعراء وادیبوں کو ہی موضوعِ تحقیق نہیں بنایا۔ بلکہ جدید شعراء وادیبوں کی زندگی اور اُن کے کارناموں پر بھی تحقیقی وتنقیدی مقالات وکتابیں اس بات کا اعتراف ہیں کہ علاقائی عصبیت سے پاک تحقیقی کارنامے حیدرآباد کی پہچان رہے ہیں۔

تحقیق کا سب سے اہم شعبہ تدوینِ متن کی شروعات اسی سرزمین ادب پر ہوئی۔ تدوین کا پہلا کارنامہ (تذکرہ گلشنِ ہند۔ مرتبہ۔ مولانا شبلی) حیدرآباد میں ہی انجام پایا۔ اس ابتدائی کارنامے کے بعد یہاں ترتیب وتدوینِ متن کے اتنے کام انجام پائے کہ ایک تاریخ بن گئی اور اس تاریخ کے مطالعہ میں یہ بات واضح ہوئی کہ یہ فن اپنے ابتدائی مدارج سے ترقی پاتے ہوئے ارتقاء کی کئی منزلیں طئے کرتا ہوا بامِ عروج کو پہنچا۔ مجموعی طور پر حیدرآباد کے محققین نے اپنی تحقیقات سے اُردو ادب کی تاریخ میں صدیوں کا اضافہ کیا۔ بلکہ اپنی کاوشوں سے اس سرمایہ کو گنج ہائے گراں مایہ بنا دیا۔ دکن کی مکمل تہذیب اور ثقافتی دور کو ایک نئی حیات دے کر سرزمینِ دکن کی عظمتِ رفتہ کو بے نقاب کیا۔ اور یہاں کے عظیم ادبی شہ پاروں کو منظرِ عام پر لا کر قدیم اُردو زبان کی کھوئی ہوئی ساکھ کو بحال کیا۔ قدیم شاعروں وادیبوں کو دوبارہ زندگی عطا کی۔ نہ صرف قدیم بلکہ جدید ادب کی جانچ پرکھ میں بھی اپنی پوری کوششیں بروئے کار لا کر اُردو زبان کی ہر سطح اور ہر محاذ پر

خدمت کرنے کی ایسی مثالیں قائم کیں۔ جس کی نظیر تاریخ ادب میں کم ہی دیکھنے کو ملتی ہیں۔ حیدرآباد کے محققین میں بشیتر محققین ایسے رہے جن کی زندگی زبان وادب کی تحقیق اور نشر واشاعت کے لئے وقف ہوگئی تھی۔ خصوصاً نئی نسل میں ادب کا ذوق، تحقیق کی لگن اور اپنے ادبی ورثہ کی عظمت پیدا کرنے میں ان محققین کا بڑا اہم کردار رہا ہے۔ تحقیق ایک محتاط اور مسلسل تلاش اور جستجو کا نام ہے۔ جس میں موجود اور معلوماتی حقائق کی تصدیق اور مزید صداقتوں کی کھوج مضمر ہے۔ اس سے علم وفن کی نئی راہیں دریافت ہوتی ہیں۔ جن کی روشنی میں نتائج یا نظریات پیش کئے جاسکتے ہیں۔ یا پھر نئے دریافت شدہ حقائق کی روشنی میں ان پر نظر ثانی کی جاسکتی ہے۔

تحقیق کے مشکل فن کو حیدرآباد کے محققین نے بڑی ریاضت، مشقت اور دیدہ ریزی سے اپنایا۔ اور اپنے متوازن تنقیدی شعور کے ساتھ تحقیق وتنقید کا بھرپور حق ادا کیا۔ حیدرآباد میں انجام پائے ادبی تحقیقی کارنامے نہ صرف اُردو زبان کی تاریخ میں اہم ومنفرد مقام رکھتے ہیں۔ بلکہ ادبی تحقیق کی تاریخ کے اہم سنگِ میل قرار دیئے جاتے ہیں۔

☆☆☆